اسلام ۔ شرم و حیا اور ہم

پروفیسر بلقیس اختر

گورنمنٹ کالج برائے خواتین فیصل آباد

آج ہم اخلاقی اور ایمانی انحطاط کے دور بحران سے گزر رہے ہیں اور ہر طرف سے شیطانی محرکات میں گھرے ہوئے ہیں۔ جذبات کو ہر آن اک نئی تحریک اور نئے اشتعال سے سابقہ ہے۔

ذرائع ابلاغ رنگینیوں میں ڈبو رہے ہیں۔ شرم و حیا کی اجتماعی موت سرکاری ہدف بن چکی ہے اور ملک کے وسائل اس کے لئے وقف ہیں۔ گویا ملک کی دولت ملک کو بے کردار بنانے پر صرف ہو رہی ہے۔

> حیاء اور ایمان ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں جب ان دونوں میں ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے

ہمارے چاروں طرف ساز و آواز کی گونج ہے۔ بٹن دباتے ہی ساز و آواز ہمارے گھر پر چھا جاتے ہیں۔ ولولہ انگیز گانے 'برانگیختہ کرنے والے ناچ' بیہودہ پروگرام' حیا سوز مناظر ٹی وی پر پیش کئے جاتے ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر مقام افسوس یہ کہ ماں باپ ' بہن بھائیوں ' بیٹیوں' بیٹوں کی موجودگی میں دیکھے سنے جاتے ہیں۔ کسی کے ماتھے پر شکن نہیں آتی۔ کسی کی غیرت جوش میں نہیں آتی۔ سب خاموش تماشائی بنے بے حسی اور بے غیرتی کی دلدل میں دھنسے چلے جا رہے ہیں۔

نوجوانوں کو ناز نخرے سکھائے جا رہے ہیں۔ نسلوں کو اداکاری کی تربیت مل رہی ہے۔ قوم کے بیٹے بھنگڑا ڈال رہے ہیں اور قوم کی بیٹیوں کو باور کرایا جا رہا ہے کہ عزت کی زندگی آوارہ نگاہوں کا مرکز بن جانے میں ہے۔

"ہمارے ادیبوں ' اخبار نویسوں ' شاعروں اور فنکاروں کا ایک پورا لشکر ہے جو عوام کے اخلاق کو خراب کرنے' اطوار کو بگاڑنے اور شہوانی پیاس کو بجھانے میں لگا ہوا ہے۔ ماہانہ جریدے' فلمی اخبارات' رومانی ناول' فحش مضامین' کیسٹس' فلمی ڈرامے سب قوم کو بے حیائی کے راستے پر ڈال رہے ہیں۔ عریاں تصاویر کا ایک طوفان ہے کہ کوئی رسالہ' کوئی دوکان' کوئی چوراہا اس اشتہار سے خالی نہیں' تصاویر وہ بھی عورتوں کی اور وہ بھی نیم برہنہ اور شرمناک تصاویر۔"

آج عورت ' سڑکوں' گزرگاہوں' بازاروں اور محفلوں میں اپنے جسم کی نمائش کرتی پھر رہی ہے۔ عورتوں کا سرعام عریاں پنڈلیوں' بازوؤں' سینوں کی نمائش کرتے پھرنا' پہلوؤں اور رانوں کو ظاہر کرنا' چہرہ' آنکھوں اور دانتوں کی آرائش و زیبائش کا اہتمام کر کے دعوت نظارہ دینا' سجاوٹ بنائے بالوں کی نمائش کرنا آخر فاسق و فاجز رقاصہ اور باحیا شریف' پرہیز گار عورت میں کیا فرق رہ گیا ہے۔

بے حجابی ' بے نقابی ' بے حیائی' دلیری صنف نازک کی یہی ہے کائنات زندگی

یہ صورتحال ایمان اور شرم و حیا کے فقدان اور بے حجابی اور مغرب پرستی کا نتیجہ ہے اور تقلید مغرب سے ہمارے ہاں آئی ہے۔ یہ روگ ان قوموں کو تو ذلت کی پستیوں میں دھکیل ہی چکا ہے اور ان کی قوت حیات کو ختم کر چکا ہے۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ عریانی' فحاشی' بے حیائی اور بدکرداری میں مسلمان بھی پھنس جائیں اور انہیں اقوام مغرب پر جو اخلاقی برتری حاصل ہے اس سے محروم ہو جائیں۔

ہمارے پاس قرآن حکیم اور اسوہ رسولؐ کی صورت میں طاقتور اسلحہ موجود ہے۔ جس سے ہم اس سازش کا مقابلہ کر سکتے تھے اور ان کے مکروہ عزائم ناکام بنا سکتے تھے۔ مگر افسوس ہم اس تہذیبی یلغار کا مقابلہ نہ کر سکے اور بے جان تنکے کی طرح اس تند و تیز سیلاب میں بہتے

چلے گئے۔

یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ ہم ان ممالک میں عریانی فحاشی، بے حیائی کی تباہ کاریاں دیکھتے ہوئے بھی دیوانہ وار اس کی طرف لپک رہے ہیں اور خود کو اسی عبرتناک انجام کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ جس کا وہ اقوام مزہ چکھ چکی ہیں۔

میری دختران اسلام سے اپیل ہے کہ ہم جو مسلمان ہیں ہم جو زندگی کا شعور رکھتے ہیں۔ ہم کہ شرم وحیاء جن کے ایمان میں شامل کیا گیا ہے۔ ہم جو آج بھی عفت، غیرت وحمیت کا اچھا مفہوم جانتے ہیں۔ خدارا ہوش میں آئیں۔ ان مقدس قوانین کے اتباع کو زندگی کا نصب العین بنائیں۔ جو قرآن و سنت میں ہمیں دیئے گئے ہیں۔ ہمارے لئے نمونہ ان مقدس ہستیوں میں ہے جنہیں قرآن پاک میں مومنات صالحات کہہ کر پکارا گیا ہے۔ شرم و حیا کو اپنائیں جو مومن کا زیور ہے۔ بقول شاعر

حیا داری میرا گہنا، میری پوشاک عصمت ہے

حیا کیا ہے؟

جس کے معنی شرم کے ہیں۔ یہ نفس انسانی کی اس کیفیت اور جذبے کا نام ہے۔ جو ہر نامناسب بات اور فحش و گناہ آلود کام سے

حیاء اور ایمان ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں جب ان دونوں میں ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

اس کو نفرت دلاتا ہے اور اس کے ارتکاب سے روکتا ہے۔ یہ انسان کی بہت سی خوبیوں کی بنیاد ہے۔ ضمیر کی اصل قوت اسی جذبے سے بنتی ہے۔ کسی غلط حرکت، کسی بے جا اقدام کسی لغو گوئی کے راستے میں یہی جذبہ حیات روک بنتا ہے۔ یہ آدمی میں تامل اور ٹھٹک پیدا کرتا ہے۔ احساس ذمہ داری ابھارتا ہے۔ اخلاقی تقاضوں کا لحاظ پیدا کرتا ہے۔ یہی وہ قوت ہے جو انسان کو فحش اور منکر کا اقدام کرنے سے روکتا ہے۔ اگر وہ جبلت حیوانی کے غلبہ سے کوئی برا فعل کر

چاروں طرف سازو آواز کی گونج ہے بٹن دباتے ہی آواز ساز ہمارے گھروں چل جاتا ہے اور ولولہ انگیز گانے، برانگیختہ کرنے والے ناچ، بیہودہ پروگرام ٹی وی پر پیش کئے جاتے ہیں

گزرتا ہے تو یہی چیز اس کے دل میں کھٹک پیدا کرتی ہے۔ عفت و پاکبازی کا دامن اسی کی بدولت ہر داغ سے پاک رہتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی لکھتے ہیں؟

حقيقة الحياء خلق يبعث على ترك القبيح و يمنع من التقصير فی حق ذی الحق۔

ترجمہ:- حیا ایک وصف ہے جو انسان کو برے کام نہ کرنے پر ابھارتا ہے اور اہل حق کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی سے روکتا ہے۔

حیا تقاضائے ایمان ہے

پیارے رسولؐ نے فرمایا:

الحياء من الايمان

ترجمہ:- حیا ایمان میں سے ہے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اسلامی نظام فکر حیا کو ایمان کا اہم شعبہ قرار دیتا ہے۔ حدیث نبویؐ ہے:

ان لكل دين خلقا و خلق الاسلام الحياء۔ (موطا امام مالک و سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:- ہر دین کا امتیازی وصف ہوتا ہے اور اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے۔

نیز فرمایا:

الحياء من الايمان و لايمان فی الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار۔ (مسند احمد، جامع ترمذی)

ترجمہ:- حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان کا مقام جنت ہے اور بے حیائی بدکاری میں سے ہے اور بدکاری کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

ایک اور موقع پر فرمایا:

ان الحياء ولايمان قرنا جميعا واذ رفع احدهما رفع الآخر۔ (شعبی الایمان للبیہقی)

ترجمہ:- حیاء اور ایمان ہمیشہ ساتھ ساتھ اور اکٹھے رہتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

یعنی کسی شخص یا جماعت میں حیاء اور ایمان یا تو دونوں ہوں گے یا دونوں میں سے ایک بھی نہ ہوگا۔ یعنی ایمان وہ روشنی ہے جس کی موجودگی میں بے حیائی کے کام نہیں ہو سکے۔ حدیث کی رو سے حیا سارے اچھے کاموں کی بنیاد اور بھلائیوں کا سرچشمہ ہے۔

الحياء لا ياتی الا بخير۔ (صحيح بخاری و صحيح مسلم)

ترجمہ:- حیاء صرف خیر لاتی ہے۔

اور جب شرم و حیا اٹھ جائے تو برائی کے سارے راستے کھل جاتے ہیں۔

فاذلم تستحی فاصنع ما شئت۔(صحیح بخاری)

قرآن و حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حیاء کا تعلق صرف ابنائے جنس ہی سے پہن سکا۔ حیا کا سب سے زیادہ مستحق وہ خالق و مالک ہے۔ جو سب محسنوں کا محسن ہے۔ جس نے بندے کو وجود بخشا اور جس کی پروردگاری سے وہ ہر آن حصہ پا رہا ہے اور جس کی نگاہ سے اس کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں۔ اس لئے سب سے زیادہ شرم و حیا اس کی ہونی چاہئے اور اس شرم و حیا کا تقاضا یہ ہے کہ جو کام بھی اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کے خلاف ہو آدمی اس سے خود نفرت اور اذیت محسوس کرے۔ حضرت جنید بغدادی کا قول ہے۔

حیاء کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالی کی نعمتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر سوچتا ہے کہ اس منعم کا شکر ادا کرنے میں مجھ سے کتنی کوتاہی ہوئی ہے۔

رسولؐ نے اپنی تعلیم و تربیت میں اس پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔

اسلام کی اس اخلاقی تعلیم و تربیت کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حیا کے اس چھپے ہوئے مادے کو فطرت انسانی کی گہرائیوں سے نکال کر علم و فہم اور شعور کی غذا سے اس کی پرورش کرتی ہے اور ایک مضبوط حاسۂ اخلاقی بنا کر اس کو نفس انسانی میں ایک کوتوال کی حیثیت سے متعین کر دیتی ہے۔ اسلام کی اخلاقی تعلیم سے نہ صرف کھلے ہوئے منکرات سے روشناس کراتی ہے۔

شاعروں و فنکاروں کا پورا لشکر عوام کے اخلاق کو خراب کرنے' اطوار کو بگاڑنے اور شہوانی پیاس کو بجھانے میں لگا ہوا ہے۔

بلکہ نفس کے چور خانوں تک میں نیتوں' ارادوں اور خواہشوں کی جو برائیاں چھپی ہوئی ہیں۔ ان کو بھی اس کے سامنے نمایاں کر دیتی ہے اور ایک ایک چیز کی خرابی سے اس کو خبردار کرتی ہے تاکہ علی وجہ البصیرت اس سے نفرت کرے پھر اخلاقی تعلیم و تربیت اس تعلیم یافتہ شرم و حیا کو اس قدر حساس بنا دیتی ہے کہ منکر کی جانب ادنی سے ادنی میلان بھی اس سے مخفی نہیں رہتا اور نیت و خیال کی ذرا سی لغزش کو بھی تنبیہہ کئے بغیر نہیں چھوڑتی۔

اسلام ہم سے جذبہ حیا کو اختیار کرنے اور اپنے مخصوص نظام زندگی خصوصا نظام عبادات سے انسان کے اندر اس جذبہ کی نشو و نما کرنا چاہتا ہے۔ جیسا کہ نماز کے بارے میں ہے:

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر۔ (سوره العنكبوت)

نماز احساس بندگی اور اللہ کے احکام کی پابندی سکھاتی ہے۔ اللہ کے احکام کی پابندی سے انسان برائی سے بچتا ہے اور نیکیوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بے حیائی اور برائی سے دور رہتا ہے۔ روزہ تقوی پیدا کرتا ہے۔ زکوۃ نفس اور مال کو پاک کرتی ہے۔

جذبہ حیا کی افزائش کے ساتھ ساتھ اسلام فحش کام سے رکنے بلکہ اس کے قریب بھی نہ جانے کا حکم دیتا ہے۔

قل انما حرم ربى الفواحش ما ظهر منها و ما بطن والاثم والبغى۔(سوره الاعراف)

ترجمہ:- ان سے کہہ دو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ یہ ہیں کہ بے حیائی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے گناہ اور سرکشی۔

سورہ انعام میں ہے:

لا تقربو الفواحش ما ظهر منها وما بطن۔

ترجمہ:- بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی' یعنی اس قسم کے افعال نہ چھپ کر کرو نہ اعلانیہ۔

ایک اور موقع پر اللہ تعالی نے فرمایا:

يا يها الذين آمنوا لا تتبعوا خطوات الشيطن و من يتبع خطوات الشيطن فانه يامر بالفحشاء والمنكر۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو کہ جو شیطان کے نقش قدم پر چلتے ہیں وہ ان کو بے حیائی اور برائی کا حکم دیتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فحش کیا ہے اور اس کا اطلاق کن چیزوں پر ہوتا ہے۔

فحش کا اردو ترجمہ بے حیائی سے کیا جاتا ہے اس کی جمع فواحش ہے۔

"فواحش کا اطلاق ان تمام افعال پر ہوتا ہے جن کی برائی واضح ہو۔"

قرآن و حدیث کی اصطلاح میں ہر ایسے برے کام کے لئے یہ الفاظ بولے جاتے ہیں جن کے اثرات برے اور فساد پر مبنی ہوں اور جن کے کرنے سے انسان کی طبیعت اور میلان

حیاء محسوس کرے۔

قرآن میں زنا' محرمات سے نکاح' عمل قوم لوط'پوشیدہ جرائم کی تشہیر گالیاں بکنا' بدکلامی' فحش گفتگو' بدنیتی' بدکرداری' جھوٹی تہمت' چوری' شراب نوشی وغیرہ کو فواحش کہا گیاہے۔اسی طرح کے دوسرے تمام بیہودہ اور شرمناک افعال بھی فواحش میں داخل ہیں۔

اسی طرح بداخلاقی اور بدکرداری کی دعوت وترغیب دینے والے اوراس کے لئے جذبات کو اکسانے والے قصوں' اشعار' گانے'

> اہل مغرب چاہتے ہیں کہ عریانی'
> فحاشی' بے حیائی اور بدکرداری میں
> مسلمان بھی پھنس جائیں اور انہیں
> اقوام مغرب پر جو اخلاقی برتری
> حاصل ہے اسے محروم ہو جائیں۔

موسیقی' سٹیج پر عورتوں کا ناچنا' تھرکنا' نازوادا کی نمائش کرنا' بدکاری پر ابھارنے والے ڈرامے' بے پردگی' عریانی' عورتوں کا بن سنور کر منظر پر آنا' مخرب اخلاق لٹریچر' حیاسوز مناظر کی اشاعت' فحش افسانے نیز وہ کلب اور ہوٹل اور وہ ادارے جن میں رقص وسرود کی محفلیں برپا ہوتی ہیں اور مخلوط تفریحات کا انتظام کیا جاتا ہے اور ہر وہ چیز جو انسان کے ذہن کو پراگندہ کرے اور اچھے خیالات سے محروم کرے اور سفلی جذبات پر ابھارے فحش میں شامل ہے کیونکہ یہ فحاشی کی طرف پہلا قدم ہے۔

اسی طرح جو لوگ اہل ایمان میں فحاشی پھیلاتے ہیں قرآن ان کو مجرم قرار دیتا ہے۔

قرآن وحدیث دونوں سب سے پہلے فحش سے رکنے کا حکم اور تاکید کے پیش نظر ہمارا فرض ہے کہ ہم فحش ومنکرات سے بچیں' معاشرے کو بچائیں' فحش ومنکرات میں مبتلا کرنے کو ولے عوامل پر نظر رکھیں اور ان کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں سے ختم کرنے کی جدوجہد کریں۔

اسلامی اخلاقیات میں حیا کا دائرہ اسقدر وسیع ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ اس سے چھپا ہوا نہیں ہے چنانچہ تمدن ومعاشرت کا جو شعبہ انسان کی صنفی زندگی سے تعلق رکھتا ہے اس میں بھی اسلام نے اصلاح اخلاق کے لیے اسی چیز سے کام لیا ہے وہ صنفی معاملات میں نفس انسان کی نازک سے نازک چوریوں کو بھی پکڑ کر حیا کے حوالے کر دیتا ہے اور اسکی نگرانی پر مامور کر دیتا ہے۔

نقطہ نظر

نفس کا سب سے بڑی چور نگاہ ہے

لذت نظر بھی انسان کے لیے بہت بڑا ذریعہ ہے لوگوں نے نظر کے لیے ہی تو دولت صرف کر کے مکانوں دیواروں چھتوں کو مزین کرتے ہیں پھر منہ سے کھانے کی بجایے آنکھ بہترین کھانوں اور خوش رنگ پھلوں کو دیکھنے سے زیادہ لطف اندوز ہوتی ہے توحسینوں مہ جبینوں حسن وجمال اور بانکپن کے پیکر نازنینوں کی طرف دیکھنے کی لذت سے کون انکار کر سکتا ہے بے شمار تباہیاں اور بربادیاں صرف ایک نظر دیکھنے کے نتیجے میں پیدا ہوئیں اس ایک نظر نے بیویوں کو خاوندوں کی نظر میں نہ صرف بے وقعت کر دیا بلکہ جدا کر کے بچوں کو مشاقبت کے اندھروں میں دھکیل دیا۔

اسی کو گرفتار کرتے ہیں:

قل للمومنين يغضوا من ابصار هم و يحفظوا فروجهم ذللك ازكى لهم۔

ترجمہ:۔ اے نبی مومن مردوں سے کیونکہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔

آنحضورؐ نے فرمایا آنکھ بھی زنا کرتی ہے آنکھ کا زنا دیکھنا ہے آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنی بیوی یا محرم خواتین کے سوا کسی دوسری عورت کو نگاہ بھر کر دیکھے۔

آنحضورؐ نے فرمایا علی ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو پہلی نظر تو معاف ہے مگر دوسری نہیں۔

حضرت جابر نے پوچھا اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں فرمایا فورا نظر پھیر لو۔

(مسلم' احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

اظہار حسن وجمال

فتنہ نظر کا ایک شاخسانہ وہ بھی ہے جو عورت کے دل میں یہ خواہش پیدا کرتا ہے کہ اس کا حسن دیکھا جائے۔ کہیں لباس کی زینت میں' بالوں کی آرائش میں' تو کہیں باریک اور شوخ کپڑوں کے انتخاب میں اور ایسے خفیف جزئیات میں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں' دراصل یہی جذبہ نمائش حسن کارفرما ہوتا ہے۔ قرآن نے ان سب کے لئے تبرج الجاھلیة کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

التبرج کے معنی ہیں۔ حسن وجمال اور چہرے اور جسم کے محاسن ظاہر کرنا' ہر وہ زینت اور ہر وہ آرائش جس کا مقصد شوہر کے سوا دوسروں کے لئے لذت نظر بنانا ہو تبرج

الجاہلیة کی تعریف میں آتی ہے۔
اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولی۔ (الاحزاب 33)

ترجمہ:- سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھریں۔

اپنے حسن و جمال کی نمائش کرنے والی عورت شہوت بھڑکانے' بیدار کرنے اور مردوں کو گمراہ کرنے کے جرم کی مرتکب ہوتی ہے اور اسی کی بدولت معاشرے میں فتنہ فساد برپا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بدکاری کی جانب جانے والی راہوں سے بھی دور رہنے کا حکم دیا ہے۔

اظہار حسن و جمال کی تباہ کاریوں سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لئے فتنہ و فساد کے سدباب کے لئے حیاء و عفت اختیار کرنے اور مردوں کو دھوکہ و فریب میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اجنبیوں کے سامنے اظہار حسن و جمال سے منع فرما دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسانی نفس کی کمزوریوں سے خوبی آگاہ ہیں۔

نیز فرمایا:

ولا یبدین زینتهن۔

ترجمہ:- اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

ہر وہ عضو جس میں زینت ہو اور جس کی وجہ سے فتنے میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو اس کا چھپانا عین فرض ہے۔

ہر وہ چیز زینت ہے جو حسن و جمال میں اضافہ کرے' اچھے کپڑے نفیس زیورات اور میک اپ ہی زینت نہیں بلکہ سب سے بڑی زینت تو انسانی جسم اور اعضاء کا توازن اور فطری حسن و جمال ہے۔

عورتوں کا اجنبی مردوں کے درمیان حسن و جمال کا اظہار اور زیب و زینت کی نمائش سراسر گمراہی ہے۔ بلکہ یہ تو وہ شرارہ ہے جسے دیکھ کر انسانی نفسوں میں حیوانی شہوت کے مخفی جذبات بھڑک اٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور عورتوں کو ان امور سے منع فرمایا ہے۔ جو خواہشات کو بھڑکانے والے ہوں اور زنا کا پیش خیمہ ثابت ہونے والے ہوں۔

سعودی چیف جسٹس الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ پردے کے موضوع پر اپنی ایک خصوصی تحریر میں لکھتے ہیں:

"قابل غور بات یہ ہے کہ جب اللہ

اسلام کی نگاہ میں در حقیقت وہ لباس ہی نہیں جس سے بدن جھلکے اور ستر نمایاں ہو۔

تعالیٰ نے نیکی و تقویٰ اور ایمان و طہارت کے باوصف امہات المومنین کو ان منکر اشیاء سے منع فرما دیا تو دیگر عورتوں کو تو بالاولیٰ ان سے باز رہنا چاہئے اور انہیں اسباب فتنہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ اظہار حسن و جمال خواہ بوڑھی عورت کرے یہ گناہ ہے۔ حالانکہ ان کے لئے پردہ نہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ جب بوڑھی عورتوں کے لئے بھی اظہار حسن و جمال کی اس قدر ممانعت ہے تو جوان اور خوبصورت عورتوں کے حسن و جمال سے تو یقیناً عظیم البیہ' شدید گناہ اور بہت بڑا فتنہ رونما ہوگا۔

مومن اور متقی عورت کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ظاہری صورت اور لباس سے ایمان و تقویٰ اور شرم و حیا آشکارا ہوتا رہے۔

عریانی و بے پردگی

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یبنی آدم لا یفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنة ینزع عنهما لباسهما لیریهما سواتهما۔ (الاعراف ۲۷)

ترجمہ:- اے نبی آدم ایسا نہ ہو شیطان پھر تمہیں اس فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان سے اتروا لئے تھے تاکہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے لئے کھولے۔

اس کی تفسیر میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں:

"شیطان کی پہلی چال جو اس نے انسان کو فطرت انسانی کی سیدھی راہ سے ہٹانے کے لئے چلی تھی۔ یہ تھی کہ اس کے جذبہ شرم و حیا پر ضرب لگائے اور برہنگی کے راستے سے اس کے لئے فواحش کا دروازہ کھولے اور اس کو جنسی معاملات میں بدراہ کر دے۔"

بالفاظ دیگر اپنے حریف کے محاذ میں ضعیف ترین مقام جو اس نے حملہ کے لئے تلاش کیا۔ اس کی زندگی کا جنسی پہلو تھا اور پہلی ضرب جو اس نے لگائی وہ اس کی محافظ فصیل پر لگائی جو شرم و حیا کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھی تھی۔ شیاطین اور ان کے شاگردوں کی یہ روش آج تک جوں کی توں قائم ہے۔ ترقی کا کوئی کام ان کے ہاں شروع

نہیں ہو سکتا جب تک کہ عورت کو بے پردہ کر کے بازار میں نہ کھڑا کریں اور اسے کسی نہ کسی طرح بے پردہ نہ کر دیں۔"

سورہ نور میں اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو حکم دیا ہے:

ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن۔ (سورہ النور)

اس میں خمار سے مراد ہر وہ چیز ہے جو سر کو چھپانے خواہ وہ اوڑھنی ہو یا دوپٹہ اور جیوب جیب کی جمع ہے اور جیب سینے کو کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے صرف سر ہی نہیں بلکہ گردن اور سینے کو بھی دوپٹے کے ساتھ چھپانے کا حکم دیا ہے تو جس عورت نے سر اور سینے کو برہنہ کیا اس نے گویا اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کی بلکہ اس کا شمار نافرمان عورتوں میں ہوگا۔ جو خدا کے غضب اور عذاب کی مستحق ہیں۔

ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن۔ (النور ۳۱)

اللہ تعالیٰ نے یہاں زینت مخفی رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے اور اس میں ان امور کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ جن سے اظہار زینت کا ادنیٰ سا بھی شائبہ ہو اس طرح وہ لباس پہننا بھی منع ہے جس سے زیورات نظر آتے ہوں یا اعضاء کی نمائش ہو۔

"ستر کے باب میں اسلام نے انسانی شرم و حیا کی جس قدر صحیح مکمل نفسیاتی تعبیر کی ہے اس کا جواب دنیا کی کسی تہذیب میں نہیں پایا جاتا۔ آج دنیا کی مہذب ترین قوموں کا بھی یہ حال ہے کہ ان کے مرد اور ان کی عورتوں کو اپنے جسم کا کوئی حصہ کھول دینے میں باک نہیں۔ ان کے ہاں لباس محض زینت کیلئے ہے۔ ستر کے لئے نہیں مگر اسلام کی نگاہ میں زینت سے زیادہ ستر کی اہمیت ہے۔ وہ عورتوں اور مردوں کو جسم کے وہ تمام حصے چھپانے کا حکم دیتا ہے۔ جس کو اسلامی حیا کسی حال میں بھی برداشت نہیں کرتی۔"

اسلامی حیا مسلمان عورت کو خوشبو میں بسے کپڑے پہن کر راستوں سے گزرنے یا محفلوں میں شرکت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

اسلام کی نگاہ میں وہ لباس درحقیقت لباس ہی نہیں جس میں سے بدن جھلکے اور ستر نمایاں ہو۔

"رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو عورتیں کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی رہیں اور دوسروں کو رجھائیں اور خود ان پر ریجھیں اور بختی اونٹ کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی بو پائیں گی۔" (مسلم)

ایک اور موقع پر فرمایا:

"لعنت ہے ان عورتوں پر جو لباس پہن کر ننگی رہتی ہیں۔"

اسی طرح حضرت اسماء سے فرمایا:

"اسماء جب عورت جوان ہو جائے تو اس کے جسم میں سے چہرے اور ہاتھوں کے سوا کچھ نظر نہیں آنا چاہئے۔" (تکملہ فتح القدیر)

"اسلام کی تعلیم اخلاق باطن ہی میں حیا کا اتنا زبردست احساس پیدا کر دینا چاہتی ہے کہ انسان خود اپنے نفس کا احتساب کرتا رہے اور برائی کی جانب ادنیٰ سے ادنیٰ میلان بھی پایا جائے تو اس کو محسوس کر کے آپ ہی اپنی قوت ارادی سے اسکا استیصال کرے۔"

اسلامی لباس مسلمان عورت کو وہ عظمت و تقدس اور عزت و وقار عطا کرتا ہے۔ جس کا عشر عشیر بھی مغربی تہذیب عورت کو نہیں دے سکتی۔

مقام افسوس ہے کہ اسلام کی تنی اعلیٰ وارفع تعلیمات کو فراموش کر کے دختران اسلام سڑکوں بازاروں میں عریاں پنڈلیوں، بازوؤں اور سینوں کے ساتھ گھومتی پھرتی ہیں اور ان بازاری عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے میں فخر محسوس کرتی ہیں جن کے ہاں عزت و شرف کی کوئی قیمت نہیں۔ اگر انہوں نے اپنے

عورت کے لئے پردہ کا شرعی حکم اسلامی شریعت کا طرہ امتیاز اور قابل فخر دینی روایت ہے۔

آپ کو شرم و حیا اور عزت و وقار کے قلعہ میں محفوظ نہ کیا تو وہ بھی ان ہی کی طرح بے قیمت ہو جائیں گی۔

بے حجابی

آج کے دور میں پردہ قدامت پرستی اور رجعت پسندی بن کر رہ گیا ہے۔ کوئی پردہ کرتا ہے تو اس کی بری طرح حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔ آج عورت سڑکوں، گزرگاہوں اور محفلوں میں اپنے جسم کی شرمناک انداز میں نمائش کرتی پھر رہی ہے۔ عورت کی یہ بے حجابی، بڑے بڑے گناہوں اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والے مصائب کے اسباب میں سب سے

بڑا سبب ہے کیونکہ حیا کا فقدان اور فتنہ و فساد وغیرہ اظہار حسن و جمال اور عدم حجاب ہی کے برگ وبار ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے اور اس کے قوانین مرد وزن دونوں کو کامل تحفظ دیتے ہیں۔ دین اسلام ایک باوقار زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے۔

عورت کے لئے پردے کا شرعی حکم اسلامی شریعت کا طرہ امتیاز اور قابل فخر دینی روایت ہے۔ اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دے کر عزت و تکریم کے اعلی ترین مقام پر لا کھڑا کیا۔ (عبدالمالک مجاہد' مدیر مسئول ادارہ "دارالسلام" الریاض)

اللہ تبارک و تعالی نے عورت کی عزت وتکریم کے لئے مردوں میں غیرت کا جذبہ پیدا کیا اور نبیؐ نے اس شخص کو دیوث قرار دیا جسے اپنے اہل خانہ کی بے حرمتی پر غیرت نہیں آتی۔

قرآن و حدیث کی کھلی کھلی ہدایات کے مطابق عورت کا بڑی چادر کے ساتھ چہرہ چھپا کر نکلنا' عریاں لباس سے سخت گریز کرنا اور ستر پوشی اور باپردہ لباسوں کا گھر تک میں اہتمام کرنا فرض ہے۔

سورہ احزاب میں اللہ تعالی نے نبیؐ کو حکم دیا ہے:

"اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔"

(الاحزاب ۵۹)

قرآن مجید کے تمام مفسرین نے اس آیت کا یہی مطلب بیان کیا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

"جب وہ کسی ضرورت سے نکلیں تو سر کے اوپر سے اپنی چادر کا دامن لٹکا کر اپنے چہروں کو ڈھانپ لیں۔"

امام بیضاوی لکھتے ہیں:

"عورتیں جب اپنی حاجات کے لئے باہر نکلیں تو اپنی چادروں سے اپنے چہرے اور جسم کو چھپالیں۔"

اللہ تعالی نے پردے کی فرضیت میں مضمر حکمت کو بھی بیان فرمادیا ہے کہ یہ عورتوں اور مردوں کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ نیز برائی اور اس کے اسباب کو دور کرنے والا ہے۔ گویا عدم حجاب خباثت ہے اور حجاب طہارت وسلامتی کا عنوان ہے۔

> **اجتماعی تقریبات اور مخلوط مجالس میں مردوں سے عورتوں کا گھل مل کر بات چیت کرنا خدا کے نازل کردہ قرآن میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔**

قرآن کے بعد احادیث کی طرف رجوع کیا جائے تو وہاں بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد عہد نبویؐ میں عام طور پر عورتیں اپنے چہروں پر نقاب ڈالنے لگی تھیں اور کھلے چہرے کے ساتھ باہر نکلنے کا رواج ختم ہو گیا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"عورت مستور رہنے کے قابل چیز ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو تاکتا ہے اللہ کی رحمت سے قریب تر وہ اس وقت ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر میں ہو۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

"عورت پوشیدہ رکھی جانے والی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسکو تاکتا ہے لہذا تم اس کو گھر میں چھپاؤ۔"

امام نوویؒ کہتے ہیں:

"کہ مختلف احادیث کی روشنی میں علماء نے کہا ہے کہ عورت کو گھر سے نکلنے کی اجازت اس وقت دی جائے جبکہ وہ درج ذیل شرائط کو پورا کرے۔"

باپردہ ہو' زیب وزینت سے آراستہ نہ ہو' خوشبو نہ لگائے' ایسے پازیب نہ پہنے' جن کی جھنکار سنائی دے' خوش رنگ بھڑکیلے لباس میں ملبوس نہ ہو' ایسی حالت میں نہ ہو جس سے وہ فتنہ کا باعث بنے اور راستے میں کسی فساد کا خدشہ ہو۔ ایسی ہیئت میں نہ ہو کہ مردوں کو دیکھنے یا مائل کرنے کی طرف ابھارے۔

مصر کی ممتاز مصنفہ نعمت صدیقی لکھتی ہیں:

پردہ عورت کا تقوی اور اسلام کا شعار ہے۔ شرم وحیا کی علامت ہے۔ اجلال و احترام کی چادر ہے۔ حسن و جمال کا سب سے خوبصورت تاج اور ادب وکمال کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اے پاکباز بہو! اپنے پاکیزہ جسموں کو شر پسند آنکھوں سے بچاؤ اور شرم و حیا کے قلعے میں اس کی حفاظت کرو تاکہ سرکش آنکھوں کے تیر تم تک نہ پہنچ سکیں۔

تیری عظمت تیری عفت ہے متاع بے بہا
ہیچ جس کے سامنے سیم و جواہر زر و مال
تیرا زیور ہے حیا اور تیری عزت ہے حجاب
تیرے قدموں میں ہے جنت اپنے منصب کو سنبھال
شمع محفل بن کے اپنے حسن کو رسوا نہ کر
اپنے ہاتھوں سے نہ کر اپنا تقدس پائمال

اسلام کے نام لیواؤں میں ہر وقت امتحان ہے یا تو اپنی اسلامیت کے اظہار کے لئے اسلامی قوانین پر مضبوطی سے عمل کریں یا پھر اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو بے پردہ کر کے ناجائز، غیر اسلامی لباس پہنا کر غیر شرعی زینت میں مبتلا کر کے ان کی عصمت و عفت درندہ صفت استحصال کرنے والوں کے حوالے کر دیں۔ مگر یاد رکھیں اسلام کے اتباع ہی میں عافیت ہے۔

فتنہ خوشبو

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں:

"خوشبو بھی ان قاصدوں میں سے ایک ہے جو ایک نفس شریر کا پیغام دوسرے نفس شریر تک پہنچاتے ہیں۔ یہ خبر رسانی کا سب سے زیادہ لطیف ذریعہ ہے جس کو دوسرے تو خفیف ہی سمجھتے ہیں مگر اسلامی حیا اتنی حساس ہے کہ اس کی طبع نازک پہ یہ تحریک بھی گراں ہے۔ وہ ایک مسلمان عورت کو اس کی اجازت نہیں دیتی کہ خوشبو میں بسے ہوئے کپڑے پہن کر راستوں سے گزرے یا محفلوں میں شرکت کرے۔ اس کی عطریت فضا میں پھیل کر جذبات کو متحرک کرتی رہتی ہے۔"

نبی ﷺ نے فرمایا:

"جو عورت عطر لگا کر لوگوں کے درمیان میں سے گزرتی ہے وہ آوارہ قسم کی عورت ہے۔" (ترمذی)

"جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو خوشبو نہ لگائے۔" (موطہ و مسلم)

"زیب و زینت کے ساتھ خوشبو لگا کر مردوں کے درمیان گزرنے والی عورت جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گی جبکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے آتی ہو گی۔"

"جو عورت مسجد میں خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ وہ گھر جا کر غسل جنابت نہ کرے۔"

دختران اسلام مغربی معاشرے کے سراب کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اپنی عصمت و عفت کے گوہر لبداد کو محفوظ رکھ کر رضائے الٰہی میں کوشاں رہیں

یہ احادیث خصوصی غور و فکر کی متقاضی ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ خوشبو لگا کر نکلنا تاکہ اس کی مہک سے متاثر ہو کر لوگ اس کی طرف دیکھیں یہ بھی اظہار حسن و جمال ہے۔ خوشبو کے ساتھ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والی اور زنا کی دعوت دینے والی گویا زانیہ ہے۔

اسلام عورت کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اس کی بوئے عطر بیز سے صرف اس کے شوہر کے مشام جاں کو معطر ہونا چاہئے۔

فتنہ آواز

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی ازواج مطہرات کو جو کہ مومن، اللہ کی مطیع فرماں اور تہجد گزار و شب زندہ دار یں ہیں۔

سورہ احزاب میں حکم دیا:

"کسی شخص کے ساتھ تم دبی زبان سے بات مت کرنا ورنہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے وہ اپنے مطلب کی توقعات رکھنے لگیں گے۔ (سورہ احزاب)

گویا آواز کا حسن، نرمی، دلکشی اور بانکپن بھی اظہار حسن و جمال میں شامل ہے۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ عورتیں بلا ضرورت اپنی آواز مردوں کو سنائیں۔ ضرورت پڑنے پر بات کرنے کی اجازت تو خود قرآن مجید میں دی گئی ہے اور لوگوں کو دینی مسائل خود نبیؐ کی ازواج مطہرات بتایا کرتی تھیں۔

کسی مرد سے بات کرنی پڑ جائے تو ایسے مواقع پر عورت کا لہجہ اور انداز گفتگو ایسا ہونا چاہئے کہ کسی ایک سے کوئی غلط توقع وابستہ کرنے کا خیال تک نہ آ سکے۔ اس کے لہجے میں کوئی لوچ نہ ہو باتوں میں کوئی لگاوٹ نہ ہو اور اس کی آواز میں دانستہ کوئی شیرینی نہ ہو جس سننے والے مرد کے جذبات میں انگیخت پیدا نہ کر دے۔ یہ مومنات، متقیات کا طرز کلام نہیں بلکہ فاسقات و فاجرات کا طرز کلام ہے۔

(سید ابوالاعلیٰ مودودی)

عورتوں کے لئے اذان دینا ممنوع ہے۔ نیز اگر نماز باجماعت میں کوئی عورت موجود ہو اور امام غلطی کرے تو مرد کی طرح سبحان اللہ کہنے کی اسے اجازت نہیں ہے۔ بلکہ اس کو صرف ہاتھ پر ہاتھ مار کر آواز پیدا کرنی چاہئے تاکہ امام متنبہ ہو جائے۔

"سوچنے کی بات ہے کہ جو دین عورت کو غیر مرد سے بات کرتے ہوئے بھی لوچدار انداز گفتگو اختیار کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اسے مردوں کے سامنے بلا ضرورت آواز نکالنے سے بھی روکتا ہے کیا وہ اس کو پسند کر سکتا ہے کہ عورت سٹیج پر گائے ناچے، تھرکے، بھاؤ

بتائے، ناز نخرے دکھائے کیا وہ اس کی اجازت دے سکتا ہے کہ عورت عاشقانہ گیت گائے اور سریلے نغموں کے ساتھ فحش مضامین سنا سنا کر لوگوں کے جذبات میں آگ لگائے۔

اجتماعی تقریبات اور مخلوط مجالس میں مردوں سے خوب گھل مل کر بات چیت کرے ہنسی مذاق کرے، یہ کلچر کس قرآن سے برآمد کیا گیا ہے۔ خدا کے نازل کردہ قرآن میں تو اس کی کہیں کوئی گنجائش نہیں۔"

اسلام نے عورت کو کتنا خوبصورت ادب سکھایا کہ اس کی شیریں گفتگو سے صرف اس کے خاوند کے سمع مبارک کو متمتع ہونا چاہئے۔

تخلیہ کی ممانعت

آپؐ نے محرم رشتہ داروں کی غیر موجودگی میں دوسرے لوگوں کو (خواہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں) کسی عورت سے تنہا ملنے اور پاس بیٹھنے سے منع فرمادیا۔

آپؐ نے فرمایا:

"جن عورتوں کے شوہر باہر گئے ہوئے ہوں ان کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تم میں سے ایک شخص کے اندر خون کی طرح گردش کر رہا ہے۔ (ترمذی)

عمر بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ہم کو عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر جانے سے منع فرما دیا۔ (ترمذی)

"جو شخص اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتا ہو وہ کبھی کسی عورت سے تنہائی میں نہ ملے جب تک اس کے ساتھ اس عورت کا کوئی محرم نہ ہو۔ کیونکہ تیسرا اس وقت شیطان ہوتا ہے۔ (احمد)

لمس کی ممانعت

آپؐ نے اس کو بھی جائز نہیں رکھا کہ کسی مرد کا ہاتھ کسی غیر عورت کو لگے۔ چنانچہ آپؐ مردوں سے بیعت تو ہاتھ میں ہاتھ لے کر لیا کرتے تھے لیکن عورتوں سے بیعت لینے کا یہ طریقہ آپ نے کبھی اختیار نہیں کیا۔

آج کے جدید و ترقی یافتہ دور نے زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں موجود تہذیب نے مرد اور عورت کو ایک ساتھ عمل دخل کو لازم نہ کر دیا ہو

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں:

"نبیؐ عورت سے صرف زبانی عہد لیتے تھے اور جب وہ عہد کر چکتی تھیں تو فرماتے جاؤ بس تمہاری بیعت ہو گئی۔" (بخاری و مسلم)

حضورؐ نے فرمایا:

" جو شخص کسی عورت کا ہاتھ چھوئے گا جس کے ساتھ اس کا جائز تعلق نہ تھا اس ہتھیلی پر قیامت کے روز انگارہ رکھا جائے گا۔

مرد و زن کا اختلاط غلط اور فتنہ انگیز ہے

اسلام کی نظر میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط سراسر فحاشی ہے اسلام میں تعلیم و تربیت کا میدان ہو یا ثقافت و تہذیب، دفاع ہو یا سیاست مرد اور عورت دونوں کا اختلاط حرام ہے۔ ہمارے مذہب میں نہ تو کسی مشترک کلچر پروگرام کی کوئی گنجائش ہے نہ مخلوط تعلیم کی۔ اسلام ایک مسلمان عورت کی اجنبی مردوں کے ساتھ کھیل کود، سیر و تفریح، بازار، منڈی کہیں بھی آمیزش پسند نہیں کرتا۔

حضورؐ کے خطبوں میں عورتیں شریک ہوتی تھیں لیکن وہ بھی مردوں کے پہلو بہ پہلو نہ بیٹھتی تھیں۔ بلکہ ہمیشہ ان کی نشست گاہ مردوں سے بالکل الگ ہوتی تھی۔ نماز صف بندی میں بھی عورتوں کی سب سے صف بندی ہوتی تھی۔ بلکہ عورتوں کو تو نماز حاضر ہونے سے بھی منع فرمادیا کہ ان کی گھر کی چار دیواری میں نماز باجماعت سے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

امام احمد اور طبرانی نے ام حمید (ساعدیہ) کی یہ حدیث نقل کی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے معلوم ہے۔ مگر تیرا ایک گوشے میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے حجرے میں نماز پڑھے اور حجرے میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے گھر کے دالان میں نماز پڑھے اور تیرا دالان میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ تو اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھے اور تیرا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا اس سے بہتر ہے کہ جامع مسجد میں نماز پڑھے۔"

نماز ایک مقدس عبادت ہے اور مسجد ایک پاک مقام مگر صالح اس کے بھی متقضی نہیں کہ مساجد میں ذکور و اناث کی ایک جماعت مخلوط ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے اس سے منع فرمادیا کہ کوئی مرد دو عورتوں کے درمیان چلے ایک مرتبہ آپؐ نے عورتوں اور مردوں کا خلط ملط ہوتے دیکھا تو

بقیہ : صفحہ نمبر